بسم اللہ الرحمن الرحیم

سازشوں کا ردّعمل (یا شباب امت اسلام!)

طارق حسین بشکریہ روزنامہ مقدمہ

اس کا کہنا تھا کہ ''فرانسیسی جرنیل غورو ملک شام فتح کر لینے کے بعد دمشق پہنچا، ترک افواج اس کے سامنے ہتھیار ڈال چکی تھیں تو وہ فوراً دمشق میں موجود اموی مسجد جہاں فاتح بیت المقدس صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی قبر ہے جا پہنچا، اس متکبر جنرل نے قبر پر ٹھوکر مارتے ہوئے کہا ''او صلاح الدین! اٹھ اور دیکھ ہم اپنی شکستوں کا بدلہ لے چکے اور تیری سرزمین پر بطور فاتح لوٹ آئے ہیں۔''

اس کا کہنا تھا ''صہیونیوں نے جب 1967ء میں القدس پر قبضہ کیا تو اسرائیلی فوجی دیوار گریہ کے پاس جمع ہوئے اور موشے دایان کے ساتھ مل یہ نعرے لگائے کہ آج کا دن خیبر کے دن کا بدلہ ہے۔ خیبر کا انتقام لیا جا چکا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین (نعوذ باللہ) بھاگ گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنے پیچھے بیٹیاں چھوڑ مرے ہیں۔'' (العیاذ باللہ)

اس کا کہنا تھا ''فرانس کا ایک مستشرق کیمون نے اپنی کتاب (Bio logical Islam) میں اپنی ترقی پسندی اور علمیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا، دین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک جذام ہے، جو بڑی شدت کے ساتھ انسانیت کے جملہ اعضاء کو ایک ایک کر کے تباہ و برباد کرتا جا رہا ہے۔ اسلام ایک خوفناک مرض اور پورے کے پورے جسدِ انسانیت کے لئے ایک فالج کی طرح ہے۔ یہ ایسی دیوانگی ہے، جو انسان کو گوشہ نشین بنا کر اسے کاہلی، غفلت اور سستی کا عادی بنا دیتی ہے۔ یہ دیوانگی مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور اگر چھوڑتی ہے تو اسے غفلت سے بیدار کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسے اس لئے بیدار کرتی ہے تاکہ وہ بے گناہ انسانوں کا خون بہائے، شراب نوشی کرے اور ہر طرح کے شر و فساد کے

لئے تنگ وتازہ رہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ایک ایسا پاور اسٹیشن ہے جہاں سے مسلمانوں کے قلوب واذہان میں جنون و دیوانگی کی لہریں پیدا کی جاتی ہیں۔اسے دیکھ کر مسلمانوں کو بے ہوشی،مرگی اور حواس باختگی کے ایسے دورے پڑنے لگتے ہیں کہ جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔جب مسلمان اس کی زیارت کر کے واپس لوٹتے ہیں تو ان کی اصل طبیعت بالکل مسخ ہوچکی ہوتی ہے۔وہ صحیح معنوں میں ایسے بندے بن چکے ہوتے ہیں جنہیں خنزیر،شراب،موسیقی سے نفرت وعداوت کے سوا کوئی دوسری چیز کی فکر نہیں ہوتی۔اسلام سارے کا سارا سنگدلی اور لذت کشی میں ڈوب جانے کے سوا کچھ نہیں۔میرا پختہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کی کل آبادی کے 1/5 حصے کو تو بالکل تباہ و برباد کر دینا چاہئے۔ایسا کرنا یورپ کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی واجب ہے،پھر بقیہ 4/5 مسلم آبادی کو محنت ومزدوری اور انتہائی مشقت طلب کاموں میں لگا دینا چاہئے اور ہم یورپ والوں کے لئے واجب ہے کہ ہم کعبہ کو گرادیں۔اس لئے کہ آگے توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہوئے اس ملعون شخص نے اپنے الفاظ لکھے جن کا ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔(نعوذ باللہ)

اس کا کہنا تھا''یورپی میس مبشر ولیم جیم فورڈ اہل صلیب کو مخاطب کر کے کہتا ہے،اگر قرآن مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ عالم عرب اور تمام دنیا سے ناپید کر دیئے جائیں تو ہی یہ دعوٰی کر سکنا ممکن ہو سکے گا کہ عرب آہستہ آہستہ مغربی تہذیب وتمدن کو قبول کر لیں گے اور اس صورت میں تمام عرب اور دوسرے مسلمان بھی آہستہ آہستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات،ان کی نبوت ورسالت اور قرآن سے دور ہٹ سکیں گے۔''

اس کا کہنا تھا''کمیونزم کے زوال کے بعد اہل صلیب کی سب سے بڑی جنگی تنظیم ناٹو کو اسلامی خطرے کے پیش نظر قائم رکھا گیا،اسی تنظیم نے 12 اپریل 1992ء کو پچاسویں سالگرہ کے موقع پر سوویت یونین کی بربادی کے بعد اپنے نئے اغراض ومقاصد کا اعلان کیا،جس کی بنیادی شق سارے عالم سے دہشت گردی کا خاتمہ ہے۔یاد رہے کہ عالمِ کفر اب جہاد کو دہشت گردی کہتا ہے۔25 اپریل 1999ء

کو واشنگٹن میں ہونے والی ناٹو کانفرنس میں نئے میثاق ناٹو کے درج ذیل نکات منظور کئے گئے جن میں :

(1) اسلام دہشت گردی ہے۔

(2) مسلمان دہشت گرد ہیں۔

(3) اسلام پر چلنے والی حکومتیں دہشت گرد ہیں۔

(4) اسلام کے نفاذ کے لئے کوشاں جماعتیں دہشت گرد گروہ ہیں۔

(5) امت مسلمہ کی نیوکلیائی اور دیگر اسلحوں کی دوڑ اعلیٰ ترین دہشت گردی ہے۔

اور اسی اجلاس میں (Beyond then borders) کا لفظ استعمال کیا گیا کہ ان الفاظ میں تحفظ اور آزادی کے فروغ کے لئے ان کی سرحدوں سے دور دہشت گردی اور عام ہلاکت کے ہتھیاروں کا خاتمہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔"

اس کا کہنا تھا" گلیڈ اسٹون نے کہا تھا کہ جب تک قرآن مسلمانوں کے پاس رہے گا اس وقت تک یورپ کے لئے مشرق اور بالخصوص اسلامی مشرق پر اپنا قبضہ وتسلط برقرار رکھنا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہے۔"

اس کا کہنا تھا" اتنا سب کچھ صدیوں سے کرنے کے باوجود وہ سب حیران و پریشان ہیں کہ امریکہ و یورپ سمیت دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد کیتھولک عیسائیوں سے بڑھ گئی ہے جبکہ نائن الیون کے بعد امریکہ کنیڈا اور یورپ میں عیسائی کیتھولک کی طرف سے اسلام قبول کرنے کی نسبت میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔

اب تو ویٹی کن کے پاپائے روم بھی پریشان ہو چکے ہیں کہ زیادہ شرح پیدائش اور قبولیت اسلام کے واقعات نے مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے بڑھ رہی ہے۔ ساڑھے چھ ارب کی عالمی آبادی میں مسلمان 19.2 فیصد جبکہ کیتھولک عیسائی 17.2 فیصد ہیں، اگر چہ عیسائی آبادی کا ایک تہائی ہیں تاہم

ان کے درمیان کیتھولک، آرتھوڈکس، انکلین، پروٹسٹنٹ، ایڈونسٹنٹ اور دیگر فرقوں کی وجہ سے نمایاں اور تقسیم واضح نظر آتی ہے۔

وہ سب کچھ کہتا رہا اور میں سنتا رہا۔وہ ایک ایسا نوجوان ہے جس نے ابھی داڑھی نہیں رکھی ہے اور دین کے معاملے میں بھی وہ کچھ کوتاہی برتتا ہے، عام سادہ سا مسلمان ہے۔دین کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی قائل ہے لیکن جب اس نے مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور قرآن کے بارے میں ہتک آمیز فلم کے بارے میں گفتگو کی تو میں اس نوجوان کے جذبات واحساسات کے دھارے میں بہتا چلا گیا۔مجھے اس نوجوان کی آنکھوں میں چمک اور دل میں تڑپ صاف دکھائی دے رہی تھی۔قرآن سے اس کی لگن قابل دید تھی۔مجھے اندازہ ہوا کہ جہاں ایک طرف یہود وہنود مسلمانوں کے دینی احساسات سے کھیلتے ہیں، ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں وہیں یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس سے ہماری نوجوان نسل میں دین کی محبت اور بھی بڑھ رہی ہے۔وہ تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔قرآن فہمی میں اپنا وقت لگاتے ہیں۔دین سے ان کی دوری ایسے واقعات کی وجہ سے کم ہوتی ہے، وہ اور زیادہ دین کے قریب آتے ہیں۔میں اپنے ذہن میں ان باتوں کے تانے بانے بن رہا تھا کہ وہ نوجوان پھر بولا ''کیا آپ نہیں جانتے، یورپ اور اس کے اتحادی جس طرح سے دین کے ساتھ مذاق کرتے ہیں ان کے اپنے لوگ بھی اسی تیزی کے ساتھ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ایک طرف وہ ایسی تضحیک سے یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگا تو دوسری طرف وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ از خود اسلام کی ترویج وتبلیغ میں معاون بن رہے ہوتے ہیں۔''

میں اس نوجوان کی باتیں حیرت سے سن رہا تھا، اس نے ایک نہایت اہم بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔شاید جس پر خود اب تک گریٹ ولڈر نے بھی نہ سوچا ہوگا۔شاید رشدی (ملعون) اور تسلیمہ نسرین (معلونہ) بھی اس بات سے بے بہرہ ہوں گے۔وہ نوجوان بول رہا تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا اس کے

لبوں سے پھول جھڑ رہے ہوں، وہ مزید بولا ''آپ تو جانتے ہی ہوں گے جب سے یورپ نے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ مہم میں تیزی لایا ہے دنیا بھر میں قرآن پاک کے نسخوں کی فروخت میں کئی سو گنا اضافہ ہوا ہے۔وہ تمام یورپی جو پہلے قرآن کو پڑھنا اور سیکھنا نہیں چاہتے تھے، اب وہ ان کی اپنی چلائی ہوئی پروپیگنڈہ مہم سے متاثر ہو کر قرآن پاک کے مطالعے میں مصروف ہیں اور ان کے ہاتھ میں قرآن آنا اور پھر اس کا مطالعہ ان کے قلوب پر ایسے اثرات مرتب کر رہا ہے کہ وہ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔''

اس نوجوان نے مزید کہا ''آج تک یورپ نے اسلام کے خلاف جتنی بھی سازشیں کی ان کے ردعمل میں نہ صرف اسلام کی قوت میں اضافہ ہوا ہے بلکہ خود مسلمانوں کے اندر بھی ایک نقطہ پر اتفاق اور ہم آہنگی کے فروغ کا سبب بنا ہے'' اس نے کہا ''غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ جیسے نوجوان انہوں نے ہی پیدا کئے ہیں، وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ نے اپنے دین اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اپنے پاس رکھا ہے، ان کے بگاڑ سے کچھ نہ ہوگا، البتہ اس سے نہ صرف جہاد کا وہ جواز پیدا ہو رہا ہے، جس سے وہ لوگوں کو ڈراتے ہیں بلکہ اس سے مسلمانوں میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور بڑھ رہی ہے۔'' نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ''اگر گریٹ ورلڈ کو اس بات کی سمجھ آجائے تو وہ اپنا منہ نوچ لے گا۔تھینک یو مسٹر گریٹ ورلڈ تھینک یو!'' اور وہ نوجوان رخصت ہو گیا۔

مجھے اس نوجوان میں صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی جھلک نظر آئی جیسے ایوبی للکار رہا ہو ''غورو! تم میری قبر پر ٹھوکریں مار کر خوش ہو رہے ہو، مگر یہ بھول گئے کہ اس امت کی ماؤں نے کئی ایوبی پیدا کر دیئے ہیں، تم کہاں کہاں تک ٹھوکریں مارو گے؟''

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

http://www.muwahideen.tk